تقیہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

تقیہ شیعہ مذہب کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ شیعہ تقیہ کو ضروریات دین کا درجہ دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک تقیہ نہ کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔ تقیہ کے ذریعہ یہ لوگ اپنے باطن میں کفر محض رکھتے ہیں اور اسلام کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ نفاق کی بری صورت ہے۔

❁ جعفر صادق رحمہ اللہ (۱۴۸ھ) سے منسوب کیا جاتا ہے:

إِنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَّا تَقِيَّةَ لَهٗ.

''دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے، جس نے تقیہ نہیں کیا، اس کے دین کا کوئی اعتبار نہیں۔'' (أصول الكافي للكُلَيْني : 2/217)

شیعہ اُصول حدیث کے مطابق یہ قول صحیح ہے۔

❁ شیعہ عالم، ابن بابویہ قمی (۳۸۱ھ) نے لکھا ہے:

اَلتَّقِيَّةُ وَاجِبَةٌ لَا يَجُوزُ رَفْعُهَا إِلٰى أَنْ يَّخْرُجَ الْقَائِمُ، فَمَنْ تَرَكَهَا قَبْلَ خُرُوجِهٖ فَقَدْ خَرَجَ عَنْ دِينِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَنْ دِينِ الْإِمَامِيَّةِ وَخَالَفَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَالْأَئِمَّةَ.

''تقیہ واجب ہے، جب تک قائم (شیعہ کا آخری امام) کا خروج نہیں ہوتا،

تقیہ کو ترک کرنا جائز نہیں۔ جس نے امام کے خروج سے پہلے تقیہ کو ترک کیا، وہ اللہ کے دین اور مذہب امامیہ سے خارج ہو گیا اور اس نے اللہ، اس کے رسول اور ائمہ (معصومین) کی مخالفت کی۔'' (الاعتقادات، ص 114)

۞ نیز لکھا ہے:

اِعْتِقَادُنَا فِي التَّقِيَّةِ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ، مَنْ تَرَكَهَا بِمَنْزِلَةِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ.

''تقیہ کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ واجب ہے، اسے چھوڑنا، نماز چھوڑنے کے مترادف ہے۔'' (الاعتقادات، ص 114)

۞ شیعہ کتب میں علی بن موسیٰ رضا رحمہ اللہ (۲۰۳ھ) سے منسوب کیا گیا ہے:

لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَّا تَقِيَّةَ لَهُ، وَإِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَعْمَلُكُمْ بِالتَّقِيَّةِ، فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ إِلٰى مَتٰى؟ قَالَ: إِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ وَهُوَ يَوْمُ خُرُوجِ قَائِمِنَا، فَمَنْ تَرَكَ التَّقِيَّةَ قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

''جس نے تقیہ نہیں کیا، اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے، جو سب سے زیادہ تقیہ پر عمل کرتا ہو۔ پوچھا گیا: اے خانوادۂ رسول! یہ حکم کب تک ہے؟ فرمایا: وقت معلوم یعنی ہمارے امام قائم کے خروج تک۔ جس نے ہمارے امام قائم کے خروج سے پہلے اسے ترک کر دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔''

(إكمال الدين لابن بابويه، ص 355، بحار الأنوار للمجلسي: 412/75)

شیعہ دار الاسلام کو ''دار التقیہ'' قرار دیتے ہیں، دار الاسلام کو ''دولة الباطل'' (باطل

مملکت)اور ''دولۃ الظالمین'' (ظالموں کی مملکت) کہتے ہیں۔

❁ علمائے شیعہ کہتے ہیں:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَتَكَلَّمُ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ إِلَّا بِالتَّقِيَّةِ .

''جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ باطل مملکت (اسلامی مملکت) میں تقیہ کے بغیر کلام نہ کرے۔''

(جامع الأخبار، ص 110، بحار الأنوار : 411/75)

❁ نیز کہتے ہیں:

اَلتَّقِيَّةُ فَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ عَلَيْنَا فِي دَوْلَةِ الظَّالِمِينَ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَالَفَ دِينَ الْإِمَامِيَّةِ وَفَارَقَهُ .

''ظالموں کی مملکت میں ہم (شیعہ) پر تقیہ کرنا فرض وواجب ہے۔ جس نے اسے ترک کیا، اس نے مذہب امامیہ کی مخالفت کی اور اس سے خارج ہو گیا۔''

(جامع الأخبار، ص 110، بحار الأنوار : 412/75)

❁ مزید کہتے ہیں:

مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْمُنَافِقِينَ بِتَقِيَّةٍ كَانَ كَمَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْأَئِمَّةِ .

''جس (شیعہ) نے تقیہ کرتے ہوئے منافقین (یعنی اہل سنت) کی اقتدا میں نماز پڑھی، تو گویا اس نے ائمہ (معصومین) کی اقتدا میں نماز ادا کی۔''

(جامع الأخبار، ص 110، بحار الأنوار : 412/75)

❁ رئیس مذہب شیعہ، شیخ امامیہ، جعفر نجفی (۱۲۲۷ھ) نے لکھا ہے:

اَلتَّقِيَّةُ إِذَا وَجَبَتْ فَمَتٰى أَتٰى بِالْعِبَادَةِ عَلٰى خِلَافِهَا بَطَلَتْ، وَقَدْ وَرَدَ فِيهَا الْحَثُّ الْعَظِيمُ، وَأَنَّهَا مِنْ دِينِ آلِ مُحَمَّدٍ، وَمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهٗ لَا إِيْمَانَ لَهٗ .

''چونکہ تقیہ واجب ہے، اس لیے جو (شیعہ) اس اُصول کے برخلاف عبادت کرے گا، اس کی عبادت باطل ہوگی۔ تقیہ کے بارے میں بہت زیادہ ترغیب دی گئی ہے، منقول ہے کہ یہ آل محمد کا دین ہے اور یہ بھی وارد ہے کہ جس نے تقیہ نہیں کیا، اس کے ایمان کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(کشف الغطاء، ص61)

شیعہ مذہب میں عورت جائیداد میں وارث نہیں بن سکتی۔ جب ان کے ائمہ سے اس کے برعکس روایت آئی، تو شیخ الطائفہ، طوسی (۴۶۰ھ) نے اس روایت کے متعلق لکھا:

نَحْمِلُهٗ عَلَى التَّقِيَّةِ، لِأَنَّ جَمِيعَ مَنْ خَالَفَنَا يُخَالِفُ فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَلَيْسَ يُوَافِقُنَا عَلَيْهَا أَحَدٌ مِّنَ الْعَامَّةِ، وَمَا يَجْرِي هٰذَا الْمَجْرٰى يَجُوزُ التَّقِيَّةُ فِيهِ .

''ہم اسے تقیہ پر محمول کرتے ہیں، کیونکہ ہمارے تمام مخالفین (اہل سنت) اس مسئلہ میں ہماری مخالفت کرتے ہیں، کوئی بھی ہماری موافقت نہیں کرتا۔ اس جیسی صورت حال میں تقیہ جائز ہے۔''

(الاستبصار : 155/4)

شیعہ مذہب میں متعہ جائز ہے۔ جب ان کے ائمہ سے اس کی حرمت کے متعلق روایات آئیں، تو شیعہ عالم، الحر عاملی (۱۱۰۴ھ) نے لکھا:

أَقُولُ : حَمَلَهُ الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ عَلَى التَّقِيَّةِ يَعْنِي فِي الرِّوَايَةِ، لِأَنَّ إِبَاحَةَ الْمُتْعَةِ مِنْ ضُرُورِيَّاتِ مَذْهَبِ الْإِمَامِيَّةِ .

''میں کہتا ہوں: شیخ طوسی وغیرہ نے اسے تقیہ پرمحمول کیا ہے، کیونکہ متعہ کا جواز مذہب امامیہ کے بنیادی مسائل میں سے ہے۔''

(وسائل الشّيعة : 441/7)

شیعہ مذہب کی حقیقت تقیہ ہے۔ یہ اس حقیقت کو اختیار کرتے ہوئے اپنے کفریہ عقائد واعمال کو چھپاتے ہیں اور خود کو امت مسلمہ ظاہر کرتے ہیں۔شیعہ قرآن کریم کے بارے میں بالاتفاق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن میں نقص واقع ہوگیا ہے۔جب شیعہ سے پوچھا جائے،تو تقیہ کرتے ہوئے فوراً قرآن کو غیر محرف بتاتے ہیں۔اسی طرح اہل سنت کی کتب میں موجود احادیث کا انکار کرتے ہیں،لیکن جب ان سے پوچھا جائے،تو تقیہ کرتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔اصحاب رسول ﷺ،خصوصاً اصحاب ثلاثہ،سیدنا ابوبکر،سیدنا عمر اورسیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کو مرتد کافر اور غاصب سمجھتے ہیں،لیکن تقیہ کی وجہ سے برملا اس کا اظہار نہیں کرتے۔شیعہ اپنے ائمہ معصومین کو نبی کریم ﷺ کے علاوہ باقی تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر فائق سمجھتے ہیں،لیکن تقیہ کرتے ہوئے سرعام اس کا اظہار نہیں کرتے۔

چونکہ کفریہ اعتقادات میں شیعہ تقیہ کرتے ہیں اور اہل سنت کے موافق عقیدے کا اظہار کرتے ہیں،اس لیے عوام ان کے متعلق بہتر رائے رکھتی ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾(المائدة : ٦٧)

''اے رسول! جو آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے وحی کیا جاتا ہے، اس کی تبلیغ کر دیں، اگر ایسا نہ کیا، تو آپ نے اللہ کی رسالت ادا نہ کی۔''

❁ اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

دَلَّتِ الْآيَةُ عَلٰى رَدِّ قَوْلِ مَنْ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدِّينِ تَقِيَّةً، وَعَلٰى بُطْلَانِهٖ، وَهُمْ الرَّافِضَةُ .

''اس آیت میں ان روافض کا رد ہے کہ جو کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اُمور دین میں سے کچھ کو تقیہ کرتے ہوئے چھپا لیا تھا۔''

(تفسير القرطبي : 242/6)

اس آیت کی مخالفت میں شیعہ انبیا کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تقیہ کرتے ہوئے کلمہ کفر کا اظہار کر سکتے ہیں۔

❁ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

أَجَازَتِ الرَّوَافِضُ عَلَيْهِمْ إِظْهَارَ كَلِمَةِ الْكُفْرِ تَقِيَّةً .

''روافض کے نزدیک انبیائے کرام علیہم السلام تقیہ کرتے ہوئے کلمہ کفر کہہ سکتے ہیں۔''

(الإعلام بفوائد عمدة الأحكام : 255/3)

❁ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلنِّفَاقُ وَالزَّنْدَقَةُ فِي الرَّافِضَةِ أَكْثَرُ مِنْهُ فِي سَائِرِ الطَّوَائِفِ، بَلْ لَا بُدَّ لِكُلٍّ مِنْهُمْ مِنْ شُعْبَةِ نِفَاقٍ، فَإِنَّ أَسَاسَ النِّفَاقِ الَّذِي بُنِيَ عَلَيْهِ الْكَذِبُ، وَأَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ بِلِسَانِهٖ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهٖ، كَمَا أَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا

لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ، وَالرَّافِضَةُ تَجْعَلُ هٰذَا مِنْ أُصُولِ دِينِهَا وَتُسَمِّيهِ التَّقِيَّةَ ...... وَقَدْ نَزَّهَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَغَيْرِهِمْ عَنْ ذٰلِكَ، بَلْ كَانُوا مِنْ أَعْظَمِ النَّاسِ صِدْقًا وَتَحْقِيقًا لِلْإِيمَانِ، وَكَانَ دِينُهُمُ التَّقْوٰى لَا التَّقِيَّةَ، وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾(آلُ عِمْرَانَ : ٢٨) إِنَّمَا هُوَ الْأَمْرُ بِالِاتِّقَاءِ مِنَ الْكُفَّارِ، لَا الْأَمْرُ بِالنِّفَاقِ وَالْكَذِبِ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ أَبَاحَ لِمَنْ أُكْرِهَ عَلٰى كَلِمَةِ الْكُفْرِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهَا إِذَا كَانَ قَلْبُهُ مُطْمَئِنًا بِالْإِيمَانِ، لٰكِنْ لَمْ يُكْرِهْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يُكْرِهْ أَحَدًا لَا مِنْهُمْ وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ عَلٰى مُبَايَعَتِهِ، فَضْلًا أَنْ يُكْرِهَهُمْ عَلٰى مَدْحِهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، بَلْ كَانَ عَلِيٌّ وَغَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ يُظْهِرُونَ ذِكْرَ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ وَالثَّنَاءَ عَلَيْهِمْ وَالتَّرَحُّمَ عَلَيْهِمْ وَالدُّعَاءَ لَهُمْ، وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ يُكْرِهُهُمْ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْهُ بِاتِّفَاقِ النَّاسِ، وَقَدْ كَانَ فِي زَمَنِ بَنِي أُمَيَّةَ وَبَنِي الْعَبَّاسِ خَلْقٌ عَظِيمٌ دُونَ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ فِي الْإِيمَانِ وَالتَّقْوٰى يَكْرَهُونَ مِنْهُمْ أَشْيَاءَ

وَلَا يَمْدَحُونَهُمْ وَلَا يُثْنُونَ عَلَيْهِمْ وَلَا يُقَرِّبُونَهُمْ، وَمَعَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ هٰؤُلَاءِ يَخَافُونَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ أُولٰئِكَ يُكْرِهُونَهُمْ، مَعَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ الرَّاشِدِينَ كَانُوا بِاتِّفَاقِ الْخَلْقِ أَبْعَدَ عَنْ قَهْرِ النَّاسِ وَعُقُوبَتِهِمْ عَلٰى طَاعَتِهِمْ مِنْ هٰؤُلَاءِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنِ النَّاسُ مَعَ هٰؤُلَاءِ مُكْرَهِينَ عَلٰى أَنْ يَقُولُوا بِأَلْسِنَتِهِمْ خِلَافَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ، فَكَيْفَ يَكُونُونَ مُكْرَهِينَ مَعَ الْخُلَفَاءِ عَلٰى ذٰلِكَ بَلْ عَلَى الْكَذِبِ وَشَهَادَةِ الزُّورِ وَإِظْهَارِ الْكُفْرِ كَمَا تَقُولُهُ الرَّافِضَةُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُكْرِهَهُمْ أَحَدٌ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَعُلِمَ أَنَّ مَا تَتَظَاهَرُ بِهِ الرَّافِضَةُ، هُوَ مِنْ بَابِ الْكَذِبِ وَالنِّفَاقِ، وَأَنْ يَقُولُوا بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ، لَا مِنْ بَابِ مَا يُكْرَهُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهِ مِنَ التَّكَلُّمِ بِالْكُفْرِ.

''روافض میں نفاق اور زندیقیت باقی تمام (باطل) فرقوں سے زیادہ ہے۔ بلکہ ہر رافضی میں نفاق کا ایک شعبہ ضرور پایا جاتا ہے۔ کیونکہ نفاق کی اساس وبنیاد جھوٹ ہے اور زبان سے ایسی بات کرنا ہے، جو دل میں نہ ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ زبان سے ایسی بات کرتے ہیں، جو ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ روافض اسے اپنے دین کی بنیاد قرار دیتے ہیں اور اس کا نام ''تقیہ'' رکھتے ہیں۔......اللہ تعالیٰ نے اہل بیت اور دوسرے مومنوں کو اس سے بچائے رکھا، بلکہ وہ تو سب سے زیادہ سچے اور حقیقی ایمان

والے لوگ تھے۔ ان کے دین کی بنیاد تقویٰ پر تھی، نہ کہ تقیہ پر۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾ (آلُ عِمْرَانَ : ٢٨) ''مومنوں کو چاہیے کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست مت بنائیں۔ جس نے ایسا کیا، تو اسے اللہ تعالیٰ کی حمایت نہیں، الا یہ کہ کفار سے بچاؤ مقصود ہو۔'' میں کفار سے بچاؤ کا حکم دیا گیا، نہ کہ نفاق اور جھوٹ کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے کلمہ کفر بولنا مباح کیا ہے، جس کو کفریہ کلمہ بولنے پر مجبور کر دیا جائے، جبکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ لیکن اہل بیت کے کسی فرد کو مجبور نہیں کیا گیا، یہاں تک کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل بیت یا کسی اور کو اپنی بیعت پر مجبور نہیں کیا، چہ جائیکہ انہیں اپنے مدح وثنا پر مجبور کیا ہو۔ بلکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل بیت صحابہ کرام کے فضائل کا اظہار کرتے تھے، ان کی تعریف وستائش کرتے تھے اور ان کے لیے رحمت کی دعا کرتے تھے۔ کسی صحابی نے انہیں کسی کام پر مجبور نہیں کیا، اس پر سب کا اتفاق ہے۔ بنوامیہ اور بنوعباس کے دور میں ایسے بہت سے افراد موجود تھے، جو ایمان وتقویٰ میں سیدنا علی بن ابی طالب اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے کم تر تھے۔ وہ ان حکمرانوں کے کئی اقدامات کو ناپسند کرتے تھے، وہ ان کی مدح وثنا نہیں کرتے تھے، نہ انہیں اپنے قریب کرتے تھے۔ اس کے باوجود یہ لوگ ان سے خوف نہیں کھاتے تھے اور نہ وہ حکمران انہیں مجبور کرتے تھے۔ جبکہ سب کا اتفاق ہے کہ خلفائے راشدین کے متعلق یہ کہنا بہت بعید ہے کہ وہ لوگوں کو مجبور

کرتے ہوں اور اطاعت (نہ کرنے پر) سزا دیتے ہوں۔ جب (اُموی اور عباسی) حکمرانوں کے دور میں لوگوں کو مجبور نہیں کیا گیا کہ وہ ایسی بات کہیں، جو ان کے دل میں نہیں ہے۔ تو خلفائے راشدین کے دور کے لوگوں کے متعلق یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ انہیں ایسی باتیں، بلکہ جھوٹ کہنے، جھوٹی گواہی دینے اور کفر کا اظہار کرنے پر مجبور کر دیا گیا، جیسا کہ روافض کہتے ہیں، حالانکہ انہیں کسی نے مجبور نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ جس (تقیہ) کی بنیاد پر روافض (جھوٹا) اظہار کرتے ہیں، اس کی بنیاد جھوٹ، نفاق اور زبان سے ایسی بات کہنا ہے، جو دل میں نہ ہو۔ یہ مومن کو کلمہ کفر پر مجبور کرنے کی قبیل سے نہیں ہے۔''

(مِنہاج السُّنّة النَّبویّة : 2/46-48)

۹، مئی، ۲۰۲۰ء

❀❀❀❀❀❀❀